ھنس سکتا اور بچوں مسکرا کر بلکہ قہقہہ لگا کر اپنی اس دیوانہ وار پیش قدمی میں دھیما پن پیدا کرسکتا ہے جو زندگی کے تیز بہاؤ سے ہم آہنگ ہے —

چنانچہ زندگی کی بے رحم سنجیدگی اور ماحول کی ٹھوس مادیت جو قریب قریب ہر شے کو اپنے فولادی بازوں میں جکڑے ہوئے ہے انسان کے احساس مزاح کی حدت سے پگھل کر لچکیلی اور ملائم ہوجاتی ہے ۔ یہ احساس مزاح ماں کے اس لطیف و دلنواز تبسم کی طرح ہے جو بچوں کی طفلانہ کاوشوں اور ٹھوس تعمیری کارناموں کے پیش نظر نمودار ہوتا ہے — فرق صرف اس قدر ہے کہ ماں کا تبسم تو بچوں کو مزید انہماک کی ترغیب دیتا ہے اور احساس مزاح کے طفیل انسان ایک لحظہ رک کر اپنی سنجیدہ کاوشوں اور جذباتیت سے سینچی ہوئی قدروں پر ایک نظر ڈالتا ہے اور اسے صاف محسوس ہوجاتا ہے کہ لا محدود ولا زوال کائنات میں یہ کاوشیں اور قدریں کتنی معمولی حیثیت کی حامل اور کتنی طفلانہ صورت کی امین ہیں — مشہور لطیفہ ہے کہ کسی نے ھائڈروجن بم کے متعلق پروفیسر آئین شٹائن (EIN STEIN) سے اس کے خیالات دریافت کئے تو آئین شٹائن نے مسکرا کر جواب دیا ——

" ھائڈروجن بم سے ھماری زمین کے تباہ ہو جانے کا قطعا" کوئی امکان نہیں اور بالفرض یہ تباہ ہو بھی گئی تو اس سے اتنی بڑی کائنات میں قطعا" کچھ فرق نہیں پڑے گا " —— یہ احساس